۳۔ اعلانِ جمہوریت

جگؔر مرادآبادی

پہلی بات : عوام کی، عوام کے لیے اور عوام کے ذریعے چلائی جانے والی حکومت کو جمہوریت کہتے ہیں۔ اس طرزِ حکومت کے دستور میں عدل و انصاف، مساوات اور قومی یکجہتی پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ دستور تحریری ہوتا ہے اور حکومت اسی کی روشنی میں رفاہِ عامہ کے کام کرتی ہے۔ بھید بھاؤ، نفرت اور عدم مساوات کے لیے جمہوری دستور میں کوئی جگہ نہیں۔ انگریزوں کی غلامی سے آزادی کے بعد ہندوستان میں جمہوریت کا نفاذ ہوا اور حکومت چلانے کے لیے دستور بنایا گیا۔ اس دستور کی رو سے حکومت کو پابند کیا گیا کہ مذہب و نسل کے فرق کے بغیر عوام کی فلاح و بہبود کے کام کرتی رہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر جمہوریت کا خوش آئند اعلان سن کر پُر اُمید نظر آ رہا ہے۔

جان پہچان : جگؔر کا اصل نام علی سکندر تھا۔ ان کے والد مولوی علی تھے جو نظؔر تخلص کرتے تھے۔ جگؔر ۶/ اپریل ۱۸۹۰ء کو مرادآباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے گھر ہی پر حاصل کی۔ انھیں بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ انھوں نے اوّل اوّل اپنے والد سے اصلاح لی پھر داغؔ کے شاگرد ہوئے۔ 'داغِ جگر'، 'شعلۂ طور' اور 'آتشِ گل' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی نے جگؔر کو ڈی۔ لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا تھا۔ ۹/ ستمبر ۱۹۶۰ء کو گونڈہ (یوپی) میں ان کا انتقال ہوا۔

خدا کرے کہ یہ دستوؔر سازگار آئے
جو بے قرار ہیں اب تک ، انھیں قرار آئے

بہار آئے اور اس شان کی بہار آئے
کہ پھوٗل ہی نہیں کانٹوں پہ بھی نکھار آئے

وہ سرخوشی ہو کہ خود سرخوشی بھی رقص کرے
وہ زِندگی ہو کہ خود زِندگی کو پیار آئے

چمن چمن ہی نہیں جس کے گوشے گوشے میں
کہیں بہار نہ آئے کہیں بہار آئے

دلوں پہ نقش نہ رہ جائے کوئی نفرت کا
یہ فتنہ بن کے نہ آشوبِ روزگار آئے

نمائشی ہی نہ ہو یہ نظامِ جمہوری
حقیقتاً بھی زمانے کو سازگار آئے

خلوص و عدل و مساوات دل میں گھر کرلیں
نہ یہ کہ ذِکر زباں پر ہی بار بار آئے

زبان و دل میں بہم اِرتباط ہو ایسا
کہ جو زبان کہے ، دل کو اعتبار آئے

خلاصۂ کلام : ۲۶؍جنوری ۱۹۵۰ء کو جب ہمارے ملک میں جمہوری حکومت کا نظام قائم ہوا تو شاعر نے اس طرح کی حکومت کے قیام کو مبارک مان کر بہت سے خیالات کا ذکر کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں جمہوریت کا دستور ہمارے ملک کے لیے مناسب رہے جو لوگ ایسا نظام چاہتے تھے، ان کے دلوں کو اب سکون ملنا چاہیے۔ ملک کے باغ میں ہر طرف بہار آجائے اور اس کا گوشہ گوشہ خوشی سے ناچنے لگے۔ یہ قانون دلوں سے نفرت کو ختم کر دے اور زمانے کی مصیبتوں کو مٹا دے۔ شاعر کو اُمید ہے کہ یہ طریق حکومت دِکھاوے کا نہیں ہوگا اور اس کی وجہ سے ہر طرف انصاف، برابری اور بھلائی کا ذکر پھیل جائے گا۔ جو بات دل میں ہوگی وہی زبان پر آئے گی یعنی سننے والے کو کہنے والے کی باتوں پر اعتبار آئے گا۔

معنی و اشارات

دستور	-	قانون، آئین	Constitution
سازگار	-	مناسب	Favourable
سرخوشی	-	مستی، خوشی	Cheerfulness
فتنہ	-	مصیبت	Trouble
آشوبِ روزگار	-	زمانے کی خرابی	Disturbance, hard time
نمائشی	-	دِکھاوے کا	Artificial, formal

نظامِ جمہوری	-	جمہوری حکومت کا طریق کار	System of democracy
عدل	-	انصاف	Justice
مساوات	-	برابری	Equality
بہم	-	ایک ساتھ	Together
ارتباط	-	ربط، تعلق	Connection

مشق

- نظم کے پس منظر میں جمہوری دستور کی تعریف بیان کیجیے۔
- نظم سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
- شاعر کے مطابق بہار کے معیار کو بیان کیجیے۔
- شاعر جس دستور کی بات کر رہا ہے، اس کی خصوصیات لکھیے۔
- اس شعر کی تشریح کیجیے۔

  وہ سرخوشی ہو کہ خود سرخوشی بھی رقص کرے
  وہ زندگی ہو کہ خود زندگی کو پیار آئے
- جمہوریت سے متعلق شاعر کے خیالات کو اپنے الفاظ میں قلم بند کیجیے۔
- زبان اور دل کے بارے میں شاعر کا خیال بیان کیجیے۔
- اِس نظم کے کئی مصرعوں میں الفاظ کی تکرار ہے۔ انھیں تلاش کر کے لکھیے۔
- ذیل کے محاوروں کے معنی لکھ کر انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

  ۱۔ دل پر نقش رہ جانا
  ۲۔ دل میں گھر کر لینا
- ذیل کے معنی لکھیے۔

  ۱۔ نکھار   ۲۔ رقص
  ۳۔ پیارا نا   ۴۔ چمن
  ۵۔ خلوص

76ZPFM